السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر شہید کی غائبانہ نمازہ جنازہ کے متعلق اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں پھر بڑی دھوم دھام سے نمازجنازہ ادا کی جاتی ہے، اور نماز سے پہلے کافی دیر تقاریر کا سلسلہ جاری رہتا ہے، کیا شرعی طور پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہاں تین باتیں قابل غور ہیں۔

1۔ غائبانہ نمازجنازہ۔ 2۔ شہید کی نمازجنازہ۔ 3۔ شہید کی غائبانہ نمازجنازہ۔

غائبانہ نمازجنازہ کے متعلق محدثین نے چند شرائط کے ساتھ صرف جواز کی حدتک اجازت دی ہے، چنانچہ امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہر غائبانہ میت کا نمازجنازہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نہ تھا آپ کے عہد مبارک میں بے شمار مسلمان مدینہ سے باہر فوت ہوئے، ان کی غائبانہ نمازجنازہ نہیں پڑھی گئی، صرف حبشہ کے سربراہ نجاشی کا آپ نے غائبانہ جنازہ پڑھا ہے۔ [زادالمعاد، ص:۲۰۵، ج ا]

تاہم ہمارے نزدیک اس کے متعلق موقف ہے کہ ہر مرنے والے کا غائبانہ جنازہ پڑھنا غیر مشروع ہے، ہاں، جس کی علمی، ملی اور سیاسی خدمات ہوں، اس کا غائبانہ نمازجنازہ پڑھنے میں چنداں حرج نہیں ہے وہ بھی ضروری نہیں ہے۔ دوسری قابل غور بات شہید کے جنازہ سے متعلق ہے، شہید کا جنازہ بھی ضروری نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کو ان کے خونوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان کی نمازجنازہ نہیں پڑھی۔ [صحیح بخاری، الجنائز: ۱۳۴۳]

شہدائے بدر کے متعلق بھی نمازجنازہ کا کوئی ذکر احادیث میں منقول نہیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازجنازہ پڑھی ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ضرور بیان کرتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء کی نمازجنازہ دوسرے مسلمانوں کی طرح واجب نہیں ہے صرف جواز کی حدتک اجازت ہے، جیسا کہ دیگر روایات میں اس کی صراحت ہے، مثلاً صحیح بخاری، مغازی: ۴۰۴۲، ابوداؤد، جنائز: ۳۱۳۷، اور نسائی، جنائز: ۱۹۵۵ میں ہے۔

تیسری بات کہ شہید کا غائبانہ نمازجنازہ پڑھنا تو اس کے متعلق خیرالقرون میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما مدینہ سے باہر ایک جنگ میں شہید ہوئے، بذریعہ وحی آپ کو اطلاع دی گئی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے آپ نے ان کی غائبانہ نمازجنازہ کا اہتمام کیا ہو، سوال میں چند ایک امتیازی علامتوں کے ساتھ شہید کی غائبانہ نمازجنازہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ بلاشبہ ہمارے ہاں بعض ناگزیر حالات کی بنا پر دھوم دھام سے شہید کی غائبانہ نمازجنازہ پڑھنے کا رواج چل نکلا ہے اور اس کے مندرجہ ذیل امور کی بجاآوری کو ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

1۔ شیر دل شہید کے غائبانہ جنازے کے لئے بڑے بڑے اشتہارات شائع کرکے در و دیوار پر لگائے جاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے اشتہارات انفرادی طور پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔

2۔ مساجد اور دینی مراکز میں اس کے متعلق اعلانات کئے جاتے ہیں۔

3۔ کسی قدآور شخصیت کو غائبانہ نمازجنازہ کی امامت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔

4۔ علاقہ بھر سے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔

5۔ خواتین کو وہاں لے جانے کے لئے بسوں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔

6۔ مزعومہ تحریک کو زندہ رکھنے کے لئے تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لئے مقررین کو دعوت دی جاتی ہے۔

7۔ دھواں دار تقاریر سے خوب لوہا گرم کیا جاتا ہے، پھر شعبہ مالیات کو مضبوط کرنے کے لئے خواتین و حضرات سے چندہ کی اپیل کی جاتی ہے۔

8۔ آخر میں پانچ منٹ، دس منٹ میں شہید کا غائبانہ نمازجنازہ پڑھ کر عوام الناس کو فارغ کر دیا جاتا ہے۔

اس انداز سے شہید کا غائبانہ نمازجنازہ پڑھنے کے متعلق خود تحریک جہاد برپا کرنے والے بعض حضرات بھی مطمئن نہیں ہیں اور اپنے عدم اطمینان کا برملا اظہار کرتے ہیں لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر تحریک کے ساتھ وابستہ رہنے میں عافیت محسوس کرتے ہیں بوقت ضرورت ان کی نشاندہی بھی کی جاسکتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کی طرف سے جہاد کے احکام ومسائل کا انسائیکلوپیڈیا ''الجہاد الاسلامی'' نامی کتاب جو تقریباً 900 صفحات پر مشتمل

ہے۔ اس میں شہید کی غائبانہ نمازجنازہ کا عنوان سرے سے غائب ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کوخود بھی اس کے متعلق شرح صدر حاصل نہیں۔ بہرحال ہمارے نزدیک مذکورہ بالا انداز سے شہید کی غائبانہ نمازجنازہ پڑھنا محل نظر ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:204